بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں غفار ہوں۔۔۔

میٹرک پاس کرنے کے بعد راقم نے مختلف تنظیموں کے دفاتر میں جانا شروع کر دیا اور طرح طرح کی کتابیں پڑھنی شروع کیں۔ اوّل اوّل طاہر القادری کی جماعت میں شامل ہوا، تحریک منہاج القران کا بغور مشاہدہ کیا، علما، رہنماؤں کی زندگیوں میں بے شمار تضادات نظر آئے، مذہب کے نام پر کاروبار جاری تھا۔ مرزائی، قادیانی اور احمدی کے نام پہلی بار سنے، مرزائیت، قادنیت، احمدیت کو کافریت سے منسوب کیا جاتا اور تحریک منہاج القران ردِّ قادنیت کے نام سے باقاعدہ ایک کورس کرایا جاتا کہ امت مسلمہ میں قادیانی آستین کے سانپ ہیں جو مسلمانوں کو در پردہ نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اس نفرتوں کے کاروبار کو دیکھ کر راقم نے تحریک منہاج القران کو چھوڑ دیا اور مذاہب کا مطالعہ شروع کر دیا، سچ کی تلاش میں سامی اور غیر سامی مذاہب سمیت احمدیت اور دیگر جدید اور نئے مذاہب کو بھی کھنگال ڈالا، مدعان نبوت اور مہدی، مسیح کے تصورات، خیالات اور تعلیمات کا بھی جائزہ لیا۔ ہندومت، تاؤمت، جین مت، بدھ مت، یہودیت، عیسائیت، بہائیت، کے پیروکاروں، علما سے ملاقاتیں کیں، مذہبی ٹھکیداری، تجارت، جذباتیت اور بہکاوے نظر آئے، جماعت احمدیہ قادیانی کی چندہ بازی نے عاجز کر دیا۔ مذاہب سے ایمان یکسر ختم ہوگیا۔ راقم نے خود کو مذہبی دنیا سے الگ کر لیا۔ لیکن ایک اضطراب، بے چینی کی کفیت بدستور جاری کہ کوئی ہو جو اصلاح کرے، ایک نئی دنیا آباد کرے، اس دوران عجیب و غریب خیالات و خواب آتے، بعض اوقات بڑے غیر معمولی خواب ہوتے اور واقعات بھی وقوع پذیر ہوتے رہے، ایسے لگتا راقم کو کوئی پکارتا ہے، بلا رہا ہے، کہہ رہا ہے۔؛؛ ادھر آؤ اور یہ کام کرو؛؛ اصلاح کی طرف نکلو، راقم نے ایک انقلابی تنظیم میں شمولیت اختیار کر لی، وہاں بھی محض کاروبار جاری تھا، سوچتا تھا کچھ خود کروں، لیکن ناتواں، وسائل کی کمی، میں کیا کر سکتا تھا، لکھتا تھا، پانچ کتابیں لکھیں، کچھ نہ بدلا، دوستو سے ذکر کرتا، دوست حوصلہ دیتے لیکن ساتھ چلنے کو تیار کوئی نہ ہوتا۔ 2013 نصف گزر چکا تھا۔ راقم کی ذہنی کفیت عجیب ہو چکی تھی۔ ایک خواب جو مسلسل آتا، ایک شخص ملتا جو بڑی محبت و شفقت سے پیش آتا، ایسا لگتا تھا کہ میں جاگتے میں اس سے مل رہا ہوں اور باتیں کرتا ہوں، عجب تھا کہ ان کی باتیں کئی کئی دن یاد رہتیں۔ 11 ستمبر 2013 کو پھر وہی شخص خواب میں ملتا ہے۔ ارشد میری طرف آؤ، راقم کو پکارتا ہے۔ راقم خاموشی سے اس کے قریب جاتا ہے۔ موصوف ہلکے تبسم کے ساتھ گویا ہوتے ہیں۔۔؛؛ میں غفار ہوں؛؛ اور تم میرے ساتھ چلو، راقم کوئی جواب نہ دے پایا، کئی دن سوچتا رہا، ماجرا کیا ہے، غفار کون ہے، کوئی پیر، ولی یا فرشتہ ہے، کوئی میرے خاندان کا بزرگ ہے۔ بہت کچھ سوچتا رہا پھر ایک خواب قرار دیدیا کہ خواب ہے، حقیقت تو نہیں ہے۔ 11 اکتوبر 2013 کی درمیانی رات تھی اچانک بیدار ہوگیا پھر نیند اڑ گئی اور راقم نے کمپیوٹر آن کر لیا، فیس بک کھولی تو اپنی وال پر ایک اشتہار دیکھ کر دم بخود رہ گیا، 11 ستمبر 2013 کو آنیوالی خواب فلم کی طرح چلنے لگی، جاگتی آنکھیں اپنے

خواب کی حقیقت دیکھ رہی تھیں۔عقل سلیم اور دل ودماغ نے نعرہ مستانہ بلند کیا کہ یہ وہی ہستی ہے جو میرے خوابوں میں دکھائی جاتی رہی ہے ۔یہی غفار ہے جس کی تلاش میرے من کی دنیا میں جاری تھی۔خوشی سمندر کی لہروں کی طرح ٹھاٹھیں مارتی ہوئی میرے جسم وجاں میں دوڑنے لگی کہ منزل یہی تھی،تلاش ختم ہوئی،کوئی رابطہ،کوئی لنک تلاش کرنا شروع کردیا،جماعت احمدیہ اصلاح پسند کی آئی ڈی نظر آئی،لنک کیا تو آگے ڈاکٹر عامر سے رابطہ ہوا،ابتدائی معلومات کے حصول کے بعد حضور عبدلغفار کے حلقہ عقیدت میں شامل ہوجاتا ہوں،آج راقم اطمینان قلب محسوس کرتا ہے اور حضور کا پیغام محبت پھیلانے کی سعی جملہ میں مگن ہے۔

خادم

رانا محمد ارشد

راولپنڈی۔پاکستان

۲۹/اکتوبر ۲۰۱۳ء

☆☆☆☆☆☆☆☆